رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور اخبار۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح امیر المومنین سیدنا نورالدین رضی خلیفہ اول کی تحریک و ارشاد پر حضرت اولوالعزم صاحبزادہ صاحب میرزا بشیرالدین محمود احمد فضل عمرؓ مصلح موعود خلیفہ ثانی کی سرپرستی میں زندہ ہوا۔


# الحکم

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ

بیشک خدا کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ قوم اپنی حالت کو نہ بدلے۔



بیا در بزم مستاں تا ببینی عالمی دیگر ٭ بہشتی دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر۔


شرح قیمت جو پیشگی بھیجنی ہوگی

عوام سے صہر
خواص سے عہ
ہندوستان سے باہر کے
غرباء اور غیر مستطیع احباب (عہ)

قادیان دارالامان سے ہر سیدھا ۲۸ تاریخ کو شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

اسسٹنٹ ایڈیٹر محمود ابن تراب

چہ گویم تو اگر آئی چہ در قادیاں بینی ۔ دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی

جلد (۱۸) ۔ مورخہ ۲۱۔ اگست ۱۹۱۴ء مطابق ۲۸ رمضان المبارک ۱۳۳۲ھ ہجری ۔ نمبر (۳۱)


## الحکم کے فائلوں کی رعایتی قیمت کا اعلان

### (۷ جولائی سے لیکر ۷ اکتوبر ۱۹۱۴ء تک)

الحکم کے دوبارہ اجراء سے بہت سی مالی مشکلات کا سامنا ہوا ہے۔ بورڈ آف ٹرسٹیز نے تو آجتک روپیہ قرض لیکر اخبار جاری رکھا ہے اور کسی حد تک بعض سرپرستان الحکم نے بھی بورڈ مذکور کو مدد دی ہے۔ مگر یہ مدد موجودہ ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ناکافی ہے ایسی حالت میں ہمارے بعض مہربان بجائے مدد دینے کے الحکم کے وی پی وصول کرنے سے انکار کرتے ہیں اور کارخانہ کو ضعف پہنچاتے ہیں۔ اس بوجھ کو اور بھی ہلکا کرنے کیلئے ہمنے مناسب سمجھا ہے کہ الحکم کے گذشتہ سالوں کے فائلوں کی قیمت میں رعایت کردیجائے۔

**چنانچہ ۱۹۰۳ء سے لیکر ۱۹۰۸ء تک کے** چھ سالوں کے فایل بجائے ساٹھ روپیہ کے صرف ۴۸ روپے میں دیئے جائینگے۔ **۱۹۰۹ء سے لیکر ۱۹۱۳ء تک ۵ سالوں کے** فائلوں کی جو خلافت اولیٰ کے زمانہ میں لکھے گئے ہیں بیس روپے پر دیئے جائینگے

## اور ۱۹۰۳ء سے پہلے کے فایل جنکی کاپیاں

بالکل تھوڑی تعداد میں موجود ہیں اور جو بالکل نایاب ہیں انمیں سے ہر ایک فایل پندارہ روپیہ پر دیا جائیگا۔

جو لوگ الحکم کی لائف سے واقف ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ یہ سلسلہ احمدیہ کا سب سے پہلا اخبار ہے جسکو سلسلہ کی خدمت کرتے آج اٹھارہ سال کا عرصہ گذرتا ہے۔ فایل کوئی آجکل کے اخباروں کی حیثیت نہیں رکھتے بلکہ ان کا ایک ایک صفحہ بیش بہا خزانوں سے پر ہے اور یہ تمام فایل سلسلہ کی ایک مکمل تاریخ ہیں۔

ان کے مطالعہ سے انسان آج بھی ایسا ہی فایدہ اُٹھا سکتا ہے۔ جیسا کہ آج سے کئی سال پیشتر فایدہ اٹھا سکتا تھا۔ اگر ہمارے دوست فائلوں کی خریداری کیطرف متوجہ ہوں تو ایک تو ان کو تھوڑی قیمت میں قیمتی خزانہ مل جائیگا۔ دوسرا الحکم کی موجودہ مالی مشکلات میں مدد ہو جائے گی

(منیجر)

## ایک ضروری اطلاع

بخدمت بزرگان احباب سلسلہ احمدیہ اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

برابر کئی ہفتہ سے میری ایک نظم کے متعلق الحکم میں ایک ضروری اعلان ہوتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ بزرگ احباب سلسلہ کو توجہ دلائی جارہی ہے کہ رویا کی تکمیل ہو جو میں نے اس رویا کے متعلق لکھا تھا مینیجر صاحب اس نظم کو طبع کراکر احباب کیخدمت میں پیش کرنا تکمیل رویا کا جزو لاینفک سمجھتے ہیں اور درحقیقت ہماعجبی یونہی چاہیے چونکہ انتظاری میں بیقرار پڑھ رہی ہے۔ میں نے لضحی اللہ نہ کہ از رحیاک اس نظم کو لکھا ہے اور احباب سلسلہ کو اس نظم سے علاً مسرور کرنا چاہا ہے اگر یہ نظم اپنے سچے مفہوم کیوجہ سے مقبول ہو جاوے تو احباب کی قدردانی نہ صرف تکمیل رویا کے لحاظ سے حق بجانب ہوگی۔ بلکہ خوشنودی خدا اور حضرت مسیح موعود مرحوم و مغفور کی روح پر فتوح کی مسرت کا باعث ہوگی۔ میں بھی احباب کو توجہ دلاتا ہوں کہ الحکم کے اعلان ضروری کو جلد سے جلد عملی رنگ میں پورا کریں یہ نظم اگر فریم میں لگاکر گھر میں رکھی جاوے تو ممبران خاندان کیلئے ذکر خدا کا موجب ہوگی اور اس نصیحت پر جو اسمیں کیگئی ہے عمل کرنے سے گھر میں برکت پھیلیگی۔ اللہ تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا ہوگا۔ میں نے سچی ہمدردی صافی محبت اور پاک


انوار احمدیہ پریس قادیان دارالامان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی مالک و ایڈیٹر پرنٹر و پبلشر چھپکر شایع ہوا۔

# پیغام کے چند نمبروں پر نظر

مجھے اتفاق سے پیغام نمبر ۳ سے ۱۳ تک کے پڑھنے کا اتفاق ہؤا۔ میں نے مناسب سمجھا کہ ان چند نمبروں پر سرسری ریویو کردوں کیونکہ قوم کو ان غلط فہمیوں سے بچانا جو دانستہ یا نادانستہ منکرین خلافت پھیلانا چاہتے ہیں میرا فرض ہے۔

**انگریزی ترجمۃ القرآن کا سوال** اللہ تعالیٰ رحم کرے ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب پر جو دھمکیاں دینے کیلئے ایک فوق العادۃ جوش رکھتے ہیں۔ اور صدر انجمن کے اموال و املاک کے فکر سے بہت ہی پریشان ہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے ابتداء خلافت ثانی سے اس وقت تک جسقدر مضامین لکھے ہیں۔ اُنے غیظ و غضب کے شعلے نکلتے ہیں۔ **انگریزی ترجمۃ القرآن** پر انہوں نے ۲۱۔ جولائی ۱۹۱۴ء کے پیغام میں ایک مراسلہ چھپوایا ہے۔ مولوی شیر علی صاحب نے صدر انجمن احمدیہ کے سکرٹری ہونیکی حیثیت سے اس ترجمۃ القرآن کے متعلق ایک اعلان شائع کیا تھا۔ جو مولوی محمد علی صاحب نے بحیثیت **انجمن کے تنخواہ دار ملازم** ہونے کے کئی سال سے شروع کر رکھا تھا۔ جس کے سلسلہ میں وہ اب تک **پہاڑی زندگی** کا سالانہ لطف اٹھاتے ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب شاید اب اُسے اپنی ذاتی ملکیت قرار دیتے ہیں۔ اور خود انجمن غالباً قانونی مشیر سے مشورہ لیکر اس پر کوئی نوٹس لینا چاہتی ہے یا نہیں ابھی کوئی پتہ نہیں۔ مگر ڈاکٹر صاحب نے **مقدمہ بازی** کے نتائج بد کا ذکر کرکے صدر انجمن کو مقدمات کی **دہمکی** دی ہے۔ اس قسم کی بیہودگیوں سے تو سلسلہ کا کچھ بگڑتا نہیں۔ اگر خدا نخواستہ عدالت تک نوبت پہونچی تو کیا پہلے سلسلے کو مقدمات کے اندر سے گذرنا نہیں پڑا۔ اب **ڈاکٹر صاحب** کو شاید منازل سلوک ان کے رفیق و رہنما خواجہ صاحب کیطرح اس طرح سے طے کرانی مقصود ہونگی۔ حضرت صاحبزادہ صاحب سے بڑھ کر کوئی شخص مقدمات سے متنفر ہوگا اور مجھے تو ان منکرین خلافت کی خواہش معلوم ہوتی ہے کہ مقدمات ضرور ہوں۔ وہ ایک سے زیادہ مرتبہ دہمکی دے چکے ہیں اور خود **امارت و خلافت** کے متمنی مولوی محمد علی صاحب نے کہا تھا کہ **وصیت کے الفاظ کے معنی جج کریں گے**۔ بہرحال مقدمہ بازی ہو یا نہ ہو۔ اس سے سلسلہ پر کیا اثر ہوگا۔ یہ بعد میں دیکھا جائیگا۔ کوئی خیر خواہ سلسلہ اسکی خواہش نہیں کرسکتا اور اگر آخری علاج کے طور پر یہ ہتھیار اٹھانا پڑا تو مجبوری ہے۔ انگریزی ترقرآن کریم کے سوال کے ضمن میں ڈاکٹر صاحب نے چند عجیب و غریب اسرار کا انکشاف کیا ہے میں تو یہاں اسی پر توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

**اول۔ قرآن مجید کا ترجمہ جو اس وقت تک ہوا ہے وہ ترجمہ کہلانے کا مستحق نہیں جیسا کہ فرماتے ہیں**

**"علاوہ بریں ترجمہ ابھی ترجمہ کہلانیکا مستحق کہاں ہے؟ مسودات ابھی ناکمل حالت میں ہیں۔ ایسے مسودات اور نوٹوں کو لیکر کیا کیا جائے گا۔ سوائے اس کے کہ ہمیشہ کے لیٔے برباد کیا جائے"**

مجھے اس پر زیادہ بحث کرنے کی ضرورت نہیں۔ ڈاکٹر صاحب کے الفاظ حقیقت کے چہرہ سے پردہ اٹھا رہے ہیں۔ اس حالت میں سوائے اس کے کیا کہیں انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ جس ترجمہ کا اس زور و جوش سے اعلان کیا جاتا تھا۔ وہ ایک قلیل ڈاکٹر صاحب ایسی ناقص حالت میں ہیں۔ کہ ان کو سے کر تلف کرنے کے سوائے چارہ نہیں۔ اس کا جواب مولوی صاحب دینگے کہ کیا ان سالوں میں وہ ایسی ناقص اور ادھوری حالت میں ہیں اور اسی پر کہا جاتا تھا کہ مکمل ہو گیا۔ پیغام میں ان **مضامین** کے مکرر پڑھنے سے مقابلہ ہو سکتا ہے کہ کیا کہا گیا تھا۔ اور اب کیا نکلا۔

دوم۔ ڈاکٹر صاحب نے حضرت فاضل امروہی کی شان پر جو ان کے والد بزرگوار کیطرح واجب الاحترام ہیں حملہ کیا ہے اور اس حملہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ حضرت خلیفۃ المسیح اور اپنے **امیر قوم** کو بھی ضمناً لے ڈالا ہے۔ لکھا ہے کہ **جو مولوی محمد احسن صاحب گھر بیٹھے پانچ سال سے لے رہے ہیں وہ کس کام کے عوض میں ہے"**

کس کام کے عوض میں لے رہے ہیں یہ تو پھر بتا دینگے۔ اس وقت مجھے صرف ایک بات پوچھنی ہے اور وہی مرکزی نقطہ ہے اور بقول میر قاسم علی **روغن بادام** ہے کہ قطع نظر امروہی کی **وجاہت ان کی قابلیت اور عظیم الشان قربانی** کے جسکے مقابلہ میں تمہاری سب قربانیاں بھی کوئی حقیقت نہیں رکھتیں اگر وہ قربانیاں ہیں اور قطع نظر اس امر کے کہ حضرت مسیح موعود فاضل امروہی کو کیا سمجھتے تھے۔ اور اس خیال کو بھی نظر انداز کرکے کہ فاضل امروہی کی وہ پاک شخصیت ہے جسکو ناراض کرنے کے صلہ میں مولوی محمد علی صاحب جس شکل میں پھنسے ہیں۔ ان کو معلوم ہے۔ ڈاکٹر صاحب یہ بتا دیں کہ حضرت مسیح موعود نے مولوی صاحب کیلئے کچھ مقرر کیا تھا۔ اس تقسیم نبوی بر اول المعترضین ہونے کا آپ کو بد قسمتی سے حصہ ملا۔ اس کا بدلہ انشاء اللہ ملیگا۔ ابھی بیچ ہے۔ پھر **خلیفۃ المسیح** نے جسکو کہتے ہو کہ وہ مہدی تھا۔ اس کو **بیت المال** میں سے جاری رکھنا ضروری سمجھا۔ جو حالت ضعف میں بھی فاضل امروہی کے آ جانے پر اُٹھ کھڑا ہوتا تھا۔ ان دونوں کو تو جانے دو۔ تمہارے نزدیک ان سے غلطیاں ہوئیں مگر یہ ذرا سوچ کر بتا ناکہ اگر یہ صرف ناجائز تھا اور قومی روپیہ میں اسراف تھا تو آپ کے امیر قوم کیوں اسپر اعتراض نہیں کیا مولوی شیر علی صاحب سے کیوں پوچھتے ہو۔ اس کا جواب اپنے امیر قوم سے دلاؤ۔ جو خود بھی دو سو سے زاید کھینچتا رہا۔ اور کوٹھی اور ملازم مزید برآں تھے۔ **ریویو کی** جس سے تنخواہ لی ہے ذرا حساب کرکے بتا ناکہ کسقدر آرٹیکل اس عرصہ میں جب سے ترجمہ کا کام شروع کیا لکھے۔ اب تو پیغام میں آرٹیکل لکھنے کو بھی وقت میسر آجاتا ہے اور **خلافت کے انکار و تردید** کیلئے زور لگانے کے واسطے **دوروں اور پمفلٹ نویسی** کا موقعہ بھی ملتا ہے۔

اس وقت **ریویو آف ریلیجنز** میں لکھنے کا موقعہ نہ تھا اس پر **فاضل امروہی** پر اعتراض اگر وہ **ناجائز روپیہ** دیگیا ہے۔ جیسا کہ تمہارے بیان سے ثابت ہے تو پھر یہ سادگی تمہاری **دینداری اور خدا ترسی اور قومی اموال کی** حفاظت کا بین نتیجہ ہے۔ کیا آئندہ بھی تم ایسا ہی نہیں کروگے۔ بیشک میرے یہ ریمارک آپ کو ناگوار معلوم ہونگے۔ لیکن میں آپ سے پوچھنے کا حق رکھتا ہوں اور ہر شخص رکھتا ہے بلکہ ہر شخص کو پوچھنا چاہیٔے کہ اب جس رقم کو ڈاکٹر صاحب ناجائز قرار دیتے ہیں وہ انہوں نے اپنے **عہد حکومت** میں کیوں نہیں بند کردیا۔ اگر وہ جائز تھا اور یقیناً جائز تھا۔ تو اس پر اب حملہ کرنا کم از کم ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب جیسے آدمی کی پوزیشن سے گری ہوئی بات ہے۔

**حضرت صاحبزادہ صاحب** پر جو اعتراض ہے اس کا جواب میں ایسا دے سکتا ہوں کہ آئندہ جرأت نہ ہو۔ مگر میں اس پر کچھ نہیں کہتا۔ خدا تعالیٰ کی **ردائے خلافت** پہن کر جو شخص کھڑا ہوا ہے اللہ تعالےٰ اپنے وقت پر اس کا خود جواب دیگا۔

**اخبارات** وغیرہ پر جو قومی روپیہ کے صرفہ کا سوال ہے اس کو خود ڈاکٹر صاحب بھی محسوس کرتے ہیں کہ وہ کیسا لغو ہے۔ اور قوم کا ہر فرد اس پر تھوک دیگا۔ اخبارات ذاتی اور شخصی سمجھے گئے ہیں وہ اپنے نفع اور نقصان کے آپ ذمہ وار تھے۔ ان کے چندے والے قوم کے ساتھ ایک الگ تعلق رکھتے ہیں۔ قوم اور آہ قدردانی انکی اعانت میں لاکھوں بھی خرچ کردے تو کوئی مواخذہ نہیں کر سکتا۔ ہاں آپ کی اس انجمن نے **اخبارات** کو جو دیا ہے اس کو آپ پیش کریں۔ اس خصوص میں اخبارات کا انجمن پر احسان ہے اس کی تحریکیں ہمیشہ مفت شایع کی ہیں۔ اور انجمن کے نظام کی قدر کرنا قوم کو سکھایا ہے۔

**رہا میر صاحب کا دور الضعفاء** وہ اس قسم کے بیہودہ اعتراضوں کا آپ جواب ہے۔ میر صاحب نے وہ کام کیا ہے جسکی تمہیں توفیق نہیں ملی۔ انہوں نے سخت تکلیفوں کے ساتھ پیسہ پیسہ جمع کر کے **غریب مہاجرین** کے رہنے کا سامان کیا ہے اور بیہودہ ناپاک جھوٹ ہے کہ وہ میر صاحب کی ملکیت ہیں۔ اسکی باقاعدہ ایک کمیٹی تھی جسکا سکرٹری آپ کی انجمن کا شاید محاسب ہے۔ پس الغرض اس قسم کی معترضانہ پولیسی سے ہمارے **ناراض دوستو** کو احتراز کرنا چاہیئے۔ وہ اس راہ کو چھوڑ دیں۔ سیدھی اور آسان بات یہ ہے کہ **مولوی محمد علی صاحب اس کو ذاتی ملکیت قرار دیتے ہیں**۔ مبارک ہو۔ اس کا فیصلہ آسان ہے۔ ایک قومی کمیشن کے ذریعہ کرلو! یا مولوی محمد علی صاحب کے تقویٰ اور دیانت پر چھوڑ دو۔ دوسرے بزرگوں پر حملے کرنا یہ کیا سعادت ہے۔ **فاضل امروہی اور حضرت میر ناصر نواب صاحب** کی پوزیشن ایسی نہیں کہ انپر منہ آیا جادے۔ ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب اپنی دنیوی وجاہت میں بہت بڑے مالدار ہوں۔ مگر جو اعزاز ان بزرگوں کا ہے انکے مقابلہ میں وہ ان کی جوتی کا تسمہ کھولنے کی بھی قابلیت نہیں رکھتے ڈاکٹر صاحب ذاتی معاملات کو چھوڑ دو۔ اس سے کیا فایدہ؟ بات نے صاف لکھدی تھی۔ کہ وہ ترجمہ ابھی ترجمہ کہلانے کے قابل نہیں پھر آپ کا اتنا کہدینا ہی کفایت کر سکتا تھا کہ بھائی مکمل ہونے دو۔ اس کے بعد بحث کر لینا۔ غرض اشاعت ہے تجارت نہیں۔ اگر تم کر سکوگے تنسیخ کر لینا۔ یا ہمیں کر لینے دینا۔ اس میں جھگڑا کیا۔ امید ہے ڈاکٹر صاحب بجائے جوش اور غصہ سے جواب دینے کی کوشش کرنے کے میری دوستانہ نصیحت سے فائدہ اٹھائینگے اور ایسی باتوں کو بے جا طول دینے کی بدعادت کو چھوڑ دینگے

**تنسیخ وصایا** | کبھی کبھار پیغام میں تنسیخ وصایا کی بھی

کوئی خبر ہوتی ہے ان نمبروں میں بھی تین آدمیوں نے اپنی وصیت منسوخ کرائی ہے وہ کون ہیں؟ مولوی محمد علی صاحب کے بھائی اور مولوی محمد علی صاحب کے خسر۔ ایک ان کے زیر اثر۔ الحکم میں ان وصایا کی منسوخی پر الوصیت حضرت مسیح موعودؑ سے نہایت لطیف جواب دیا گیا ہے امید ہے وہ لوگ غور کرینگے۔ ان وصایا کی منسوخی سے **مقبرہ بہشتی** کی عظمت ثابت ہو رہی ہے کہ کس طرح پر اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو اس میں داخل ہونیکے اہل نہیں الگ کر رہا ہے یہ مقام خوف ہے اللّٰھمّ لا تجعلنا منہم آمین۔

**مرکز** | ڈاکٹر بشارت احمد صاحب جو صاحب جو سلسلہ حقہ خلافت راشدہ کی مخالفت میں جنون کا رنگ رکھتا ہے مرکز پر بحث کرتے ہوئے آئندہ لاہور کو **مرکز** قرار دیتا ہے۔ ممکن ہے ایک دائرہ کے **دو مرکز** ہو سکیں یہ **ریاضی کا مسئلہ** تو مولوی محمد علی صاحب سے یہ آسانی دریافت کرینگے مجھے تو ڈاکٹر اور ان کے احباب کی خدمت میں فقط اتنا ہی عرض کر دینا چاہیئے۔ کہ وہ **پاک وصیت** جسکے خلاف اب تم کہتے ہو کہ اب گوشہ نشینی ہو گئی ہے اور جس کو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے بھی نعوذ باللہ ترک کر دیا۔ اور پھر آپ لوگ بھی ۶ سالہ عمل کو قربان کرتے ہو کیا اس میں حضرت **مسیح موعود علیہ السلام نے یہ نہیں لکھا کہ مرکز ہمیشہ قادیان ہوگا۔**

چنانچہ الوصیت کے صفحہ ۲۰ سطر ۱۷ میں اس طرح تحریر فرماتے ہیں:۔

"اور اس وصیتی مال پر قبضہ کرنا اس انجمن کا کام ہوگا۔ جو اس ملک میں ہے اور بہتر ہوگا کہ وہ روپیہ اسی ملک کی اغراض دینیہ کیلئے خرچ ہو اور جائز ہوگا کہ کوئی ضرورت محسوس کر کے وہ روپیہ اس انجمن کو دیا جائے جس کا ہیڈ کوارٹر یعنی مرکز مقامی قادیان ہوگا۔

یہ ضرور ہوگا کہ مقام اس انجمن کا ہمیشہ قادیان رہے۔ کیونکہ خدا نے اس مقام کو برکت دی ہے۔ اور جائز ہوگا کہ وہ آئندہ ضرورتیں محسوس کر کے اس کام کے لئے کوئی کافی مکان طیار کریں"

تمہارے مرکز کا فیصلہ تو خود وہ پاک وجود کر گیا ہے جسکی یاد میں تم سوئے بہا کر اظہار کرتے ہو اس کے وطن سے تمہیں محبت ہے مگر اس کے لخت جگر سے عداوت اور نفاق۔ اس کو پوپ کہتے ہوئے شرم نہیں آتی۔ اب قادیان سے محبت کا جھوٹا اظہار کرتے ہو؟ +

ز علی ثابت کن آن نورے کہ در ایمان تست
دل چو دادی یوسفے را راہ کنعاں را گریں

**مرکز** ایک ہی ہوتا ہے مکہ معظمہ ہمیشہ مرکز رہا۔ مدینہ میں بھی مرکز وہی تھا قرآن مجید میں واتخذوا من مقام ابراہیم مصلّی پر غور کرو۔ حضرت مسیح موعودؑ نے قادیان ہجرت کرنے یا کم از کم ہجرت کا اعادہ کرنے کو داخل ایمان رکھا ہے جو شخص یہ ارادہ نہیں رکھتا۔ میری جماعت میں نہیں۔ (باقی آئندہ)

# نظم حامد چھپ گئی ہے

## خریدار درخواستیں بھیجدیں۔

(مینجر الحکم)

# دارالامان کا ہفتہ

(۱) اس ہفتہ سب سے بڑی خوشی کی یہ خبر ہے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے مشکوئے معلی میں ایک صاحبزادہ پیدا ہوا ہے۔ الحمد للہ

"اک سے ہزار ہوویں۔ بابرگ و بار ہوویں"

ہم بڑی خوشی سے اہلبیت اور امام المتقین کے حضور مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ اے اللہ اس کو تمام دنیا کیلئے نافع بنا۔

(۲) عرب صاحب ابوبکر یوسف تاجر جدہ پھر تشریف لے آئے ہیں۔

(۳) بڑی خوشی کی بات ہے کہ بدر پریس کی ضمانت معاف ہو کر پانچسو رہ گئی ہے۔ الحمد للہ ہم گورنمنٹ کے بہت ممنون ہیں۔

(۴) اہلبیت اور دیگر مومنین مع امیر المومنین کے خیریت سے ہیں۔

(۵) سنا جاتا ہے کہ انگریزی ترجمہ قرآن کیلئے ایک کمیٹی تجویز ہوئی ہے۔

**دعا** - برادر ایڈیٹر صاحب الحکم دور جنوبی ہندوستان سے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔

(مینیجر)

# سٹرائیک

سٹرائیک کے متعلق مولوی عبدالسلام ندوی ایک مبسوط مضمون الہلال میں لکھ رہے ہیں۔ چونکہ طلباء ندوہ کی سٹرائیک کی بحث میں مولوی عبدالسلام اور شبلی صاحب پر سخت الزام دیا گیا تھا۔ اس لئے مولوی عبدالسلام نے اپنے بچاؤ کیلئے جواز سٹرائیک پر آرٹیکل لکھنا چاہا ہے اپنے ایک قبیح فعل کی تائید کیلئے رکیک مذہبی تاویلات کی آڑ لینا مناسب نہیں۔ امید کرنی چاہیئے کہ ندوۃ العلماء کے علماء اس مضمون کا جواب قابلیت سے دینگے۔ ان کے جواب کا انتظار کر لینے کے بعد میں بھی خدا کے فضل و توفیق سے اس بدعت کی شناعت پر ایک آرٹیکل لکھنے کا ارادہ کرتا ہوں اس لئے کہ یہ مضمون اپنی زہریلی تاثیر کی وجہ سے خطرناک ہے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ سٹرائیک کو نہایت خطرناک یقین کرتا ہے۔ اور بانی سلسلہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے مقدس و محترم جانشین اپنی جماعت کو اس مرض سے بچاتے رہے ہیں اور بچاتے ہیں۔ لیکن جبکہ مذہبی رنگ میں اس کا جواز ثابت کیا گیا تو کچھ شک نہیں کہ انگیخت کو شلنے کا بہانہ ہو جائیگا۔ اور یہ مرض متعدی ہو جائے گا۔ اسلئے علماء کبار کا فرض ہے کہ وہ اس پر توجہ کریں۔ دیکھنا چاہیئے کہ ندوۃ العلماء اور دیوبند کا مدرسہ عالیہ اس مضمون پر کیا کہتا ہے۔

اسی ضمن میں مولوی عبدالسلام صاحب نے یہ بھی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ

”جو گنہگار ہو اس کو سلام نہیں کرنا چاہیئے۔ اور تین دن سے زیادہ اس سے جدائی اختیار کیجا سکتی ہے۔ لیکن شریعت میں تین دن سے زیادہ کی جدائی کی ممانعت اس شخص کیلئے ہے جسکی علیحدگی مذہبی نہ ہو“

دوسرے الفاظ میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ جب مذہبی جدائی ہو۔ تو سلام بند اور تین دن سے زیادہ عرصہ تک علیحدگی جائز ہے۔

اس نکتہ معرفت سے ہمارے مُصلحین (جو پیغام پارٹی کہنے سے بُرا مناتے ہیں) شاید کوئی فایدہ اٹھائیں؟۔

بہرحال سٹرائیک پر جو مضمون مولوی عبدالسلام صاحب نے لکھنا شروع کیا ہے اس کا موضوع نیا ہے اسواسطے علماء کبار اور مدبرین قوم کو ایسی ہی توجہ کرنی چاہیئے۔

## ہمارے کاموں کیلئے کس اُسوہ کی ضرورت ہے

ہمعصر الہلال نے حزب اللہ کے نام سے ایک جماعت قایم کی ہے۔ آج سے تیس برس پیشتر مذہبی رنگ میں کسی جماعت کو قایم کرنے کا کوئی خیال نہ تھا۔ اگر کچھ انجمنیں وجود میں آئی تھیں تو انکی اصل غرض تعلیم انگریزی کی وسعت تھی۔ لیکن حضرت مسیح موعود کی بعثت نے دنیا میں ایک شور پیدا کر دیا۔ وہ گویا نفخ صور تھا جسنے ایک ہزار سال کی خفتہ و مردہ قوم کو جگا دیا جس رنگ میں خدا تعالٰی کے اذن و منشاء کے ماتحت آپ نے ایک جماعت کو قائیم کیا۔ گو ابتداً اس پر ہر طرف سے ہنسی اور ٹھٹھا ہوا کیونکہ سنت اللہ اسی طرح واقعہ ہوئی ہے۔ لیکن آخر سب کی توجہ اسی طرف ہو رہی ہے اور ہر ایک شخص بجائے خود کوشش کرتا ہے کہ کوئی جماعت پیدا کرے۔ میری اپنی رائے تو یہ ہے کہ:۔

”جتنے دیولنے ہوں اس شوخ کے اتنا اچھا“

یہ جماعتیں آخر کوئی خدمت دین اسلام کرینگی مبارک ہے مگر یہ ایک مسلم بات ہے کہ جماعت اسی امام کے ہاتھ پر یا اس کے جانشینوں کے ہاتھ پر بن سکتی ہے جنکو خدا نے اس مقصد کیلئے مامور کیا ہو۔ انسانی تجاویز اور منصوبے بھی کچھ دنوں کیلئے ایک سوانگ بنا سکتے ہیں۔ مگر اس میں حقیقت نہیں ہوتی۔ بہرحال مجھے تو خوشی ہوتی ہے کہ ایسی جماعتیں قایم ہوں تاکہ امتیاز کی ایک راہ پیدا ہو۔ ہر کام میں روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے ہر انجمن اور سوسائٹی کو اپیل کرنا پڑتا ہے۔ خدا تعالٰی کے مامور و مرسل بھی مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ کہہ اُٹھتے ہیں لیکن دینی اغراض کے لئے روپیہ دینے والوں کے واسطے کیا اسوہ ہونا چاہیئے۔ یہ قابل غور امر ہے۔ ہمعصر الہلال نے اپنی حزب اللہ کی ضروریات کے لئے جن الفاظ میں فراہمی روپیہ کی خواہش کو ظاہر کیا ہے وہ قابل قدر ہے۔

اور اس لایق ہے کہ ہماری جماعت اپنے سلسلہ کی ضروریات کیلئے اس اسوہ کو مد نظر رکھے اور میں تحدیث بالنعمتہ کے طور پر کہتا ہوں کہ خدا کے فضل سے اس جماعت میں بھی اسوہ زیر نظر ہے۔ وہ ایک اخلاص اور جوش سے ضروریات سلسلہ کے لئے اپنے اموال کو نثار کرتے ہیں میں اس لحاظ سے الہلال کے ان الفاظ کو یہاں درج نہیں کرتا کہ جماعت میں یہ روح نہیں نہیں بلکہ اس لئے کہ ان کے ایمان تازہ ہوں اور انہیں بیش از بیش جوش سے کام لینے کا موقعہ ملے۔

الہلال صحابہؓ کے نمونہ کی طرف ہمیں توجہ دلاتا ہے سو فی الحقیقت صحابہؓ کا نمونہ ہماری زندگی کیلئے بہترین نشان میل ہو سکتا ہے۔ لیکن کیا احمدی جماعت کے سوا کوئی اور جماعت ہے جو کہہ سکتی ہے کہ ہم

اٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ

کے مصداق ہیں۔ خدا تعالٰی نے اپنے فضل سے ان کو موقعہ دیا کہ وہ اس جماعت میں داخل ہو کر صحابہ سے ملیں

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

اور اب تو فضل عمرؓ کا زمانہ ہے وہ فضل عظیم جس کا اس آیتہ میں وعدہ نظر آتا ہے یہ بغیر کسی رکیک تاویل کے اسی فضل کی طرف اشارہ ہے کیونکہ آپ کا نام الفضل موعود مصلح ہے۔

اس نکتہ معرفت سے مومنین کے قلوب مسرت سے بھر جائیں گے مگر منکرین نعل در آتش ہو کر بکواس کریں گے۔ الہلال چاہتا ہے کہ اس وقت ہمیں بدر چاہیئے اور احد کے دامن کے متلاشی ہیں۔ بالکل درست ہے۔ صاحب بدر تو آیا۔ مگر بہتوں نے اس کو شناخت نکیا وہ وہی تھا جو چودھویں صدی میں آنے والا تھا۔ جس کے لئے لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ میں ایک پیشگوئی مخفی تھی۔ کیا یہ چودھویں صدی بدری مصائب سے کم ہے اور پھر کیا بدریوں کے سے انعامات سے خالی ہے؟ جو خدا تعالٰی کے اس مرسل کی آواز پر احیاء و بقائے اسلام کیلئے لبیک کہہ کر ساتھ ہو گئے۔ اور انہوں نے اپنی صدق اور اخلاص کا نمونہ دکھایا وہ بدریوں کے فضایل اور انعامات سے پیچھے نہیں گے اللہ تعالٰی کے حضور کس چیز کی کمی ہے۔ وہ نادان انسان ہے جو سمجھتا ہے کہ اللہ تعالٰی نے جو شرف اور فضیلت پہلے کسی مقدس گروہ کو دی آج نہیں دے سکتا۔ یا اس میں نعوذ باللہ انکی کوئی ہتک ہے بلکہ ان کے شرف اور فضل کا یہ ایک ثبوت ہے

میں ایک مختصر سی بات عرض کر کے ہمعصر الہلال کے ان الفاظ سے یہ معنے پیدا نہیں کرنے چاہئیں کہ تیغ و سنان کے ساتھ ہمیں کسی ہنگامہ بدر و اُحد کو نعوذ باللہ پیدا کرنا ہے۔ بلکہ مقصد صرف اس قدر ہے کہ حفاظت اسلام کیلئے ہم کو کامل ایثار اور پوری قربانی سے کام لینا چاہیئے۔ اب تیغ و سنان کے جہاد کی ہمیں ضرورت نہیں۔ اسلام پر تلوار کے ذریعہ حملہ نہیں کیا گیا۔ اسلام پر قلم اور زبان سے حملہ کیا گیا ہے اسی راہ سے اس کا جواب دینا ہمارا فرض ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام جہاد کی حقیقت کھول کر بیان کر چکے ہیں۔ اور اپنی قوم کو

صلح کا سفید جھنڈا دیکر مقام امن پر کھڑا کر چکے ہیں

یں احمدی قوم جن ہتھیاروں سے مسلح ہے وہ دلائل و حجج

کے حربے ہیں- اور دُعاؤں کی طاقت سے وہ آگے بڑھ سکتے ہیں- مسلمانوں کیلئے یہی کامیابی کی راہ ہے- اگر وہ سوچیں پس **اخلاص اور اہلیت** تمہارے اندر اسی طرح موجزن ہو جیسے صحابہ میں تھی- ضرورت اس اسٹیم کے پیدا کرنیکی ہے پھر اس سے جو کام بھی لیا جائے لیا جاسکتا ہے- اس زمانہ **امن وسلامتی میں قلم اور لسان** سے کام لینیکی ضرورت ہے اور ان ذرائع کو بارآور کرنے کیلئے **مالی قربانیوں** کی حاجت ہے- پس ہمارے دوست معروف **انجمنوں کے** طریق کو مدنظر نہ رکھیں- اور بقول **الہلال** اس جوش کے ساتھ آگے بڑھیں- جہاں مردوں میں اس اخلاص کی ضرورت ہے عورتوں میں وہی روح کام کرنی چاہیئے- صحابہ تو جانیں دینے کے واسطے ایک دوسرے سے آگے ہوتے تھے اور عورتیں اپنے عزیزوں کی خدا کی راہ میں موت پر باوجود نازک اور رقیق القلب ہونے کے مسرت کا اظہار کرتی تھیں- تو آج جبکہ **جانوں** کیضرورت نہیں کیا

## بذل مال سے تم مضایقہ کرسکتے ہو؟

ہرگز نہیں- سالانہ جلسہ پر تم سے **پچاس ہزار** مانگتا ہوں تمہارا اخلاص اور جوش حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو جیسے اپنے مہاجرین کی جماعت پر ناز تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنے مہاجرین کو جو عزت اور درجہ خدا کی وحی سے دیا ہے وہ تم پڑھ چکے ہو- پس اے مہاجرین دارالامان! تم بھی دکھا دو کہ **سابقون الاوّلون** میں تم سے پیچھے نہیں- خدا کی رضا کے لئے جب تم اپنے **اوطان** اور عزیزوں کو قربان کرچکے ہو تو چندے تمہاری نظر میں کیا ہستی رکھتے ہیں- میں اب اپنے ہمعصر کے الفاظ کو ذیل میں بلاکم وکاست درج کرنا پسند کرتا ہوں-

"آجکل کے تمام کاموں کا طریق عمل یہی ہے لیکن یہ کام ابتدا سے جس اسلوب پر اٹھایا گیا ہے- اور اسلاف صالحین ومومنین اولین (الذین سبقونا بالایمان - رضی اللہ عنہم ورضوعنہ) کے جو نمونے پیش نظر ہیں- الحمدللہ وہ اس سے بہت ارفع واعلیٰ ہیں- کہ اس کام کو رسمی طریقوں سے آلودہ کیا جائے- انجمنوں کے چندوں اور ممبری کی فیس کے روپیوں سے کالج بن سکتے ہیں- اور لوگوں کو اسکولوں کے بورڈنگ ہوسوں میں کرایہ دیکر رکھوایا جاسکتا ہے لیکن دین کی خدمت نہیں ہوسکتی- خدا کے کاموں کیلئے صرف خدا کے بخشے ہوئے جوش اور دل کے خود بخود اٹھے ہوئے ولولوں اور قربانی کا عزم کہاں سے لائینگے؟ ہمارے لئے خدمت دین وملت کا اصلی اسوۂ حسنہ صحابہؓ کرام اور مومنین اولین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگی ہے- بلاشبہ ان میں سے ایک ایک مومن قانت نے اپنا تمام مال ومتاع راہ حق میں لٹا دیا- اصلاشبہ جماعتوں اور گروہوں نے مل جلکر بڑے بڑے ملی جہادوں اور اسلامی معرکوں کے سازوسامان کی فراہمی میں حصہ لیا- مگر اس طرح نہیں کہ لوگوں سے چندے لکھوائے گئے ہوں- اور فہرستوں پر جبر آمیز الحاح والتجا سے دستخط کرائے گئے ہوں- بلکہ حالت یہ تھی کہ خدا نے ان کے دلوں کو خود بخود خدمت حق کیلئے کھولدیا تھا اور ان کے سینوں کا انفاق فی سبیل اللہ کیلئے کچھ اس طرح انشراح ہوگیا تھا- کہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بارہا انہیں روکتے تھے اور حقوق اعزا واقارب کا خیال دلاتے تھے- مگر وہ اپنا تمام مال ومتاع لاکر آپ کے قدموں پر نثار کردینا چاہتے تھے!

حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا انفاق سب کو معلوم ہے- جب آپ سے پوچھا گیا کہ گھر میں کیا چھوڑ آئے ہیں؟ تو فرمایا- کہ اللہ اور اس کے رسول کو:-

آنکس کہ ترا شناخت جاں را چہ کند؟

فرزند وعیال وخان ومان را چہ کند؟

دیوانہ کنی ہردو جہانش بخشی!

دیوانہ تو ہردو جہاں را چہ کند؟

یہی وہ درجہ عظیم اور مقام رفیع تھا- جس کی بنا پر آنحضرت نے فرمایا تھا:- انی احب ابابکر لا بکثرۃ صلوٰۃ ولا بکثرۃ صیامہ ولکن بشیٔ وقر فی قلبہ- (میں ابوبکر کو دوست رکھتا ہوں مگر نہ تو اس لئے کہ وہ بہت نماز پڑھتا ہے- نہ اس لئے کہ بہت روزہ رکھتا ہے- بلکہ صرف اس چیز کے لئے جو اس کے دل میں ہے ان اللہ لا ینظر الی صورکم واعمالکم ولکن ینظر الی قلوبکم ونیاتکم!

سمورہ دلے اگرت ہست باز گرے

کیں جا سخن بہ ملک فریدوں نمے رود!

غربۃ اولیٰ دعوۃ الی الغربۃ

اسلام کی ابتدا غربت سے ہوئی تھی- اور اسے غربت میں دوبارہ مبتلا ہونے کی خبر دیگئی ہے- بدء الاسلام غریبا وسیعود الی الغرباء-

آج پھر اسلام پر غربت اولیٰ کا سا عالم چھا گیا ہے- پس ہی مومنین مخلصین اس کے سچے خادم ہوسکتے ہیں جو اس کے عہد ابتدائی کے خادموں اور جانثاروں کی طرح اپنے جان ومال کو اس پر نثار کردینگے- آج اگر ہر طرف ابوسفیان اور ابوجہل کی ذریت نے دیار اسلامیہ کا احاطہ کرلیا ہے- تو ضرورت ہے کہ مہاجرین مکہ اور انصار مدینہ کے متبعین صادقین بھی ہر طرف پیدا ہوجائیں- اور اگر دشمنوں نے دوبارہ حملہ کیا ہے تو دوستوں کو بھی دوبارہ نکلنا چاہیئے- آج ہمیں نہ محض مامون الرشید کا بیت الحکمت فایدہ دیسکتا ہے نہ صرف صلاح الدین یوبی کی تلوار اور نہ ابن سبکتگین کا خزانہ- کیونکہ یہ درمیانی کی کڑیاں تھیں اور اب ہم پھر اپنی ابتدائی غربت کیطرف ہٹ آئے ہیں- ہم کو ان سب کی جگہ مہاجرت وذہاب الی اللہ کا وہ ولولہ چاہیئے جو جعفر طیار نے ہجرت حبشہ میں دکھلایا- ہم کو وہ خلوص وجانثاری چاہیئے- جو غار ثور میں صدیق اکبر اور اسد اللہ الغالب نے دکھلائی اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا- ہم کو وہ جوش انفاق فی سبیل اللہ چاہیئے جو ہجرت مدینہ کے دن انصار مدینہ نے دکھلائی- اور اپنے مہاجر بھائیوں کو اپنا گھر بار تک سونپ دیا- فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم ویحبونہ- ہم کو وہ جذبہ جہاد اور عشق قتال فی سبیل اللہ درکار ہے- جسکی لسان الٰہی نے مدحت سرائی کی اذلۃ علی المؤمنین اعزۃ علی الکافرین ۰ یجاھدون فی سبیل اللہ ولا یخافون لومۃ لائم- ہم کو وہ بھائیوں کی سی برادری اور سپاہیوں کی سی فوج چاہیئے- جسکی نسبت وحی الٰہی پکار اٹھی تھی اشداء علی الکفار رحماء بینھم- کافروں کیلئے نہایت سخت مگر آپس میں نہایت رحم والے ہم کو "بیکار" چاہیئے- اور ہم اُحد کے دامن کے متلاشی ہیں- ہمارے دکھ کی دوا انصار مدینہ کی ان عورتوں کے پاس ہے جو اپنے سات سات عزیزوں کی موت کی خبر سنتی تھیں- مگر محبوب رب العالمین کی سلامتی کا مژدہ انکی آنکھوں کو اشکبار ہونیکی جگہ خوشی سے چمکا دیتا تھا- ہر مردوں کو ان جان فروش مجلانشینوں کے آگے کرنا چاہیئے- جو اپنے سینوں کو تیروں کی بارش سے چھلنی کردیتی تھیں- مگر رسول اللہ کے جسم مبارک کے سامنے سے نہیں ہٹتی تھیں- کہ مبادا دشمنوں کا نشانہ اس وجود مقدس کو مدینہ نہ پہونچا دے- جسکے قیام سے تمام کرۂ ارضی کی سعادت کا قیام ہے-



من ودل گر فنا شدیم چہ باک!

غرض اندر میان سلامت اوست!

ہمارے اسلاف کرام میں بڑے بڑے فاتح بڑے بڑے سلاطین- اور بڑے بڑے مالک خزائن واموال گذرے ہیں- مگر اب ہماری زندگی بغداد کے دارالخلافۃ اور دہلی کے تخت عظمت وجلال کی یاد میں نہیں ہے- بلکہ مدینہ کی ایک حس پوش مسجد کے فقرائے صعالیک کی یاد کے اندر ہے- اللہ اکبر! وہ فقراء معتدسین کہ انکا واسطہ دیکر سید المرسلین حضرۃ الٰہی میں دعا فتح مانگتے تھے-

وکان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یستفتح بصعالیک المہاجرین ط

---

## لوگ کن طریقوں سے سرکار کی مدد کرسکتے ہیں؟

۱۱- ماہ رواں کو بنگال لیجسلیٹو کونسل کا ایک جلسہ زیر صدارت ہز ایکسیلنسی گورنر بہادر منعقد ہوا۔ صدر جلسہ نے ممبران کونسل سے موجودہ حالات میں باہمی امداد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ صوبہ بنگال کی وفاداری مسلمہ ہے۔ ممکن ہے کہ بعض غدار ہستیاں موجود ہوں۔ لیکن عام الناس حقیقی معنوں میں شہنشاہ کے وفادار ہیں۔ بنگال کے لوگوں کو گورنمنٹ پر کامل اعتماد ہے اور انہیں یقین ہے کہ گورنمنٹ حتی الوسع انکی بہتری و بہبودی کے واسطے سب کچھ کرنے کے لئے تیار ہے۔ لارڈ موصوف نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ لوگ بہت طریقوں سے سرکار کی مدد کرسکتے ہیں۔ اور مجھے امید ہے کہ وہ ایسا کرنے میں دریغ نہیں کرینگے۔ گرانی نرخ کے بارہ میں ہز ایکسیلنسی نے فرمایا کہ یہ معاملہ گورنمنٹ کے نوٹس میں لایا گیا ہے۔ اور اس کا سدباب کیا جائیگا۔ ایسے حالات میں تجارت پر جنگ کا اثر ہونا ضروری ہے۔ لیکن گورنمنٹ اس اثر کو محدود رکھنے کی کوشش کریگی۔ کرنسی نوٹوں کی قیمت میں تخفیف کے متعلق لارڈ ممدوح نے بیان کیا کہ چالاک آدمی سادہ لوح لوگوں کی سادگی سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ورنہ تخفیف کی کوئی وجہ موجود نہیں۔ آخیر میں ہز ایکسیلنسی نے شہنشاہ معظم سے وفاداری و عقیدت کا ایک ریزولیوشن پیش کیا جسکی چند غیر سرکاری ممبروں نے تائید کی اور باتفاق رائے پاس ہوا۔ (پیسہ)

## بمبئی کے ایک کروڑپتی مسلمان تاجر کا انتقال

یہ خبر افسوس کے ساتھ لکھی جاتی ہے کہ احمد بھائی حبیب بھائی صاحب نے رحلت پائی۔ مرحوم بمبئی کے مقتدر تاجر اور کروڑپتی سوداگر تھے یہ بمبئی بنک کے دیرینہ ڈائرکٹر اور ایک عرصہ تک اس کے صدر رہے تھے۔ آپ کے مرنے کا بہت لوگوں کو افسوس ہے مرحوم نے اپنے پسماندگان میں متعدد لڑکیاں اور ایک لڑکا حسین بھائی نامی چھوڑا ہے امید ہے کہ مسٹر حسین بھائی پبلک کاموں میں نمایاں حصہ لیں گے۔ اور خان محمد حبیب بھائی اسکول کو ہائی سکول کے درجہ تک پہنچا دینگے۔ جس کا سرمایہ فی الحال سات لاکھ روپیہ کے قریب ہے۔ (پیسہ)

**برادران اسلام علیکم** ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نظم حامد چھپ گئی ہے۔ احباب الحکم کی اعانت کیلئے وی پی ہو رہی ہے وصول فرماکر ثواب دارین حاصل کریں (مینیجر)

## مسٹر عبدالواحد اور الحکم

میں نے غلطی سے الحکم جلد ۱۸- نمبر ۲۹ میں مسٹر عبدالواحد کے متعلق لکھدیا تھا کہ ان کا چال چلن خراب ہے۔ اور ڈاک خانہ بدنام ہوگیا ہے۔

آج تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ وہ سخت غلط خبر تھی۔ اور مسٹر عبدالواحد سے حکام بھی خوش ہیں۔ اور وہ اپنا کام نہایت عمدگی سے کر رہے ہیں اور وہ خبر ان کے بعض دشمنوں کیطرف سے اڑائی گئی تھی۔

اس لئے ہم اخبار کے ذریعہ اپنے غلط لفظوں کو واپس لیتے ہوئے مسٹر عبدالواحد کیلئے دعا کرتے ہیں کہ ان کے دشمن کہ ان کے دشمن پامال ہوں اور وہ اپنے کاموں میں دن دونی ترقی کریں۔ (ایڈیٹر)

## اعلان

الحکم کے ناظرین کو معلوم ہو کہ بعض ایسی ضروریات الحکم سٹاف میں درپیش رہیں کہ اس ہفتہ کا اخبار ہم کو آٹھ صفحہ کا نکالنا پڑا۔ چونکہ ابھی تک ہم اس تکلیف سے سبکدوش نہیں ہوئے۔ اس لئے میں بڑے ادب سے ناظرین الحکم کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ دوسرا پرچہ شاید اکٹھا شایع کرنا پڑے اگر ایسا ہوا تو ہم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی تقریر یعنے خطبہ عید بھی ساتھ ہی شایع کردینگے کیونکہ اسکا حجم ۲۴ صفحہ کا ہوگا۔ یہ اس طرح احباب کو پورا دو ہفتہ کا اخبار ملجائیگا۔ امید ہے کہ ناظرین الحکم الحکم کی اس غیر حاضری پر الحکم کو معاف فرمادینگے۔ (مینیجر)

## مرہم عیسے

ایک نہایت مجرب دوائی ہے۔ دفتر الحکم سے طلب کرو۔

قیمت فی ڈبیہ ۱۲/

(مینیجر الحکم قادیان)

## درس قرآن شریف کے نوٹ

## ایک بے نظیر تفسیر

حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین رضی اللہ عنہ وعفراللہ تعالٰی کی ساری عمر قرآن شریف کے پڑھنے اور پڑھانے میں گذری۔ آپ کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف کے نوٹ جو اخبار بدر کے ساتھ بطور ضمیمہ کے چھپتے رہے ہیں۔ ان کی مکمل جلدوں کے تھوڑے سے نسخے باقی رہ گئے ہیں۔ جن اصحاب کو ضرورت ہو بہت جلد منگوالیں۔ معرفت کا ایک بینظیر ذخیرہ ہے اصلی قیمت مبلغ عمہ رعایتی مبلغ للعہ

المشتہر
محمد صادق عفی اللہ عنہ قادیان ضلع گورداسپور۔

## دُرِّ ثمین اردو!!!

تمام اردو نظمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک جگہ جمع کرکے چھاپی گئی ہیں قیمت فی نسخہ ۳ر علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر محمد صادق عفی اللہ عنہ قادیان دارالامان ضلع گورداسپور

## اعلان

**برادران۔ اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ**

چونکہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کا مالی سال ۳۰ ستمبر کو ختم ہو جاتا ہے۔ اور اس میں ہر ایک قسم کا حساب کتاب بند ہو کر ۱ اکتوبر سے از سرِ نو حساب شروع ہوتا ہے اس لئے جملہ احباب کی خدمت میں اطلاع کی جاتی ہے کہ ہر ایک انجمن کا جسقدر چندہ ۳۰ ستمبر ۱۹۱۴ء سے پہلے پہلے یہاں پہونچ جائیگا۔ وہ سال ۱۹۱۴-۱۵ء میں شمار ہوسکیگا جو بعد میں وصول ہوگا وہ سال آئندہ میں ڈالا جائیگا۔

لہٰذا جملہ احباب ہر ایک قسم کے چندے جو فراہم شدہ ہیں۔ ۳۰ ستمبر سے پہلے پہلے ارسال کرنے کی سعی فرمادیں تا رقم مذکور سال رواں میں شمار ہوسکے۔

والسلام

محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور

۱۳۵

# خوشخبری !　　خوشخبری !!　　خوشخبری

تمام اطباء اور ڈاکٹروں کو اور عام لوگوں کیلئے یہ خبر بڑی خوشی کی اور موجب مسرت ہوگی کہ حضرت علامہ دوران سید نا نور الدین رضی اللہ عنہ کی بیاض یعنی مجربات نور الدین حصہ سوم چھپکر تیار ہو رہی ہے تمام احباب جنہوں نے یہ کتاب خرید لی ہو دفتر الحکم میں اپنی اطلاع بھیجدیں۔ ۱۰ ار کا وی پی ہوگا۔ (مینیجر الحکم قادیان)

---



# ایک نعمت

## دق - سوزش - حلق - دمہ کے مریضوں کے لئے ایک بڑی نعمت

کاسنتک گولیاں درحقیقت مذکورہ بالا امراض کا فوراً خاتمہ کردیتی ہیں اور پھیپھڑوں کی امراض کا مجرب علاج ہیں۔ حلق کی خرخراہٹ آواز کے بھدے پن اور دوسری تمام شکایات جو موسم کی تبدیلی یا سردی کے ہوجانے سے پیدا ہوجاتی ہیں ان گولیوں کے استعمال سے دور ہوتی ہیں۔ گویوں کیلئے بڑھاپے میں اپنی آواز برقرار رکھنے کیلئے بہت ضروری ہیں۔

قیمت فی ڈبیہ ۵۰ گولیاں　　ایک روپیہ (عہ)

منگانیکا پتہ :۔ وید ساستری منی شنکر گووندجی آسنتک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ سے منگائیں

---

**نایاب انجن** اصلی قیمت پچاس روپیہ رعایتی عوام کیلئے صرف تین روپیہ فی تولہ (سے) یکصد روپیہ انعام اس کو انعام دیا جائیگا جو نایاب انجن کو ۲۶ مذکورہ آنکھوں کی بیماریوں میں صرف ۳ پہر میں غیر مفید ثابت کرے۔ یہ انجن دکھتی آنکھوں کو منٹوں میں آرام دیکر مرض کو دور کر دیتا ہے۔ بچوں کی آنکھوں کیلئے تریاق کا کام دیتا ہے آنکھوں کی تمام مرضوں کو بلا کسی تکلیف کے دور کر دینا اسی تریاق کا کام ہے دنیا بھر میں تمام آنکھوں کی دواؤں کا بادشاہ ہے - درد چشم - ٹیس - سرخی - ابتدا موتیابند - ناخونہ - ورم چشم - ورم پلک - سبل - استرخا پلک - پلک کے بالوں کا گرنا - خارش چشم و پلک - پلکوں کا آپس میں چپٹنا - آنکھوں کا روشنی کو نہ دیکھ سکنا - یا آنکھوں کا روشنی نہ کھلنا - جالا - پھولا - دھندہ - غبار - آنکھوں سے پیپ نکلنا - ہر وقت پانی بہنا - چشم کا پر آب رہنا - آنکھوں میں ریت اور کنکر معلوم ہونا - آنکھوں کا تنگ جانا - ضعف نگاہ - ان بیماریوں کو شرطیہ دور کر کے بھی اپنا نظیر نہیں رکھتا - بد قسمت اور بدنصیب ہے وہ جو نایاب انجن کو منگانے میں اسراف کرتا ہے - بذریعہ تحریر اس کا بھی علاج ہو سکتا ہے -

**تریاق جریان انعام بیس روپیہ** بیس روپیہ انعام اس کو دیا جائیگا - جو سات ہی خوراک کے بعد جریان منی کو دکھا دے + یہ تریاق جریان منی کو دور کر کے قوت رجولیت کو جولانی دیتا ہے - اس میں دو فواید ایسا لاثانی ہیں جو کسی اور اشتہاری دوا میں پائے نہیں جاتے - ایک تو یہ کہ جریان منی پہلے ہی دن سے دور کر دیتا ہے - اور دوم یہ کہ قوت باہ کو تحریک دینے میں بھی نہایت زود اثر ہے اور کبھی خطا نہیں جاتا ہزاروں مریض اس سے صحتیاب ہو چکے ہیں قیمت ۷ خوراک صرف (عہ)

(حکیم بھیرہ فضل احمد خوشنویس موجد رفیق حیات قادیان دارالامان ضلع گورداسپور)